بھینس کی قربانی
شریعت کی نظر میں

جمع وترتیب

مولانا محمد زعفران ہزاروی

ناشر

پیر جی سید عبدالمبین

محلہ گوبند گڑھ گلی نمبر ۸ مکان نمبر C/36 کالج روڈ گوجرانوالہ

نام کتاب	بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں
مرتب	مولانا محمد زعفران ہزاروی
صفحات	16
تعداد	100
تاریخ طبع اول	مئی 2025ء
قیمت	

ضروری اعلان:

ہم نے اس کتاب میں اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو۔مگر پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ان شاء اللہ ضرور درست کردی جائے گی۔ہم قرآن وسنت کے خلاف کسی کی بات نہیں مانتے،اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت پر صحیح معنی میں عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔آمین!!

احقر

محمد زعفران ہزاروی

15-05-2025

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کے جانور:

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں قربانی کے جانوروں کے لیے ''**بھیمۃ الانعام**'' کا لفظ ذکر فرمایا ہے: ''**وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنعام**'' (الحج:۳۴)

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی اس غرض کے لیے مقرر کی ہے کہ وہ ان مویشیوں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائیں ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

''**بھیمۃ الأنعام**'' سے مراد کون سے جانور ہیں؟ اس کی وضاحت قرآن کریم میں دوسرے مقام پر موجود ہے:

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ (الانعام:۱۴۲،۱۴۳،۱۴۴)

ترجمہ: اور چوپایوں میں سے اللہ نے وہ جانور بھی پیدا کیے ہیں جو بوجھ اٹھاتے ہیں، اور وہ بھی جو زمین سے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ یقین جانو وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔ (مویشیوں) کے کل آٹھ جوڑے اللہ نے پیدا کیے ہیں، دو صنفیں (نر اور مادہ) بھیڑوں کی نسل سے اور دو بکروں کی نسل سے۔ ذرا ان سے پوچھو کہ کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو۔ اگر تم سچے ہو تو کسی علمی بنیاد پر مجھے جواب دو۔ اور اسی طرح اونٹوں کی بھی دو صنفیں (نر اور مادہ اللہ نے) پیدا کی ہیں۔ اور گائے کی بھی دو صنفیں۔ ان سے کہو کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو۔

(آسان ترجمہ قرآن)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا ''**بھیمۃ الانعام**'' آٹھ جانور ہیں بھیڑ، بکری، اونٹ اور

گائے۔(نر اور مادہ)

جاموس کی تحقیق:

بھینس کے لیے عربی میں لفظ ''الجاموس'' استعمال ہوتا ہے۔

(مصباح اللغات ص ۱۲۱)

جاموس اصل میں فارسی زبان سے منتقل ہو کر عربی زبان میں آیا ہے۔ فارسی میں یہ نام ''گاؤمیش'' تھا۔ (فیروز اللغات فارسی: ص ۹۰۶)

عربی زبان کی اپنی خاص ہیئت کی بناء پر اس لفظ کا تلفظ بدل کر جاموس ہو گیا۔ جاموس کے معرب ہونے کی صراحت لغت عرب کی تقریباً اکثر امہات الکتب میں لفظِ جاموس کے تحت موجود ہے۔ مشت نمونہ از خروارے کے طور پر ذیل میں ہم چند کتب کے حوالہ جات ذکر کرتے ہیں۔

(۱)......القاموس المحیط لمجد الدین ابی طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی (المتوفی: ۸۱۷ھ) میں ''**فصل الجیم**'' کے تحت ہے:

الجاموس: م، معرب کاؤمیش، ج: الجوامیس

(۲)......مختار الصحاح لزین الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الحنفی (المتوفی: ۶۶۶ھ) میں ہے:

ج، م، س: (الجاموس) واحد (الجوامیس) فارسی معرب

(۳)......تاج العروس من جواہر القاموس لمحمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی الملقب بمرتضٰی (المتوفی: ۱۲۰۵ھ) میں ہے:

الجاموس: نوع من البقر، م معروف، معرب کاؤمیش و ھی فارسیۃ ج الجوامیس

(۴)......تہذیب اللغۃ لمحمد بن احمد بن الازہری الہروی (المتوفی: ۳۷۰ھ) میں ہے:

جمس: قال اللیث: الجاموس، دخیل، ویجمع جوامیس، تسمیہ الفرس: کاؤمیش

(۵)......لسان العرب لمحمد بن مکرم بن علی أبو الفضل جمال الدین

ابن منظور الأنصاری الرویفعی الإفریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ) میں ہے:

والجاموس: نوع من البقر، دخیل، وجمعه جوامیس فارسی معرب وهو بالعجمیة کوامیش.

فارسی نام ''گاؤمیش'' میں واضح طور پر گاؤ (گائے) موجود ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھینس گائے ہی کی ایک نسل ہے۔ چونکہ گائے کی یہ نسل (بھینس) عرب علاقوں میں نہیں تھی بلکہ عجمی علاقوں میں تھی، اس لیے عربوں کے ہاں معروف نہ تھی۔ بایں وجہ اس کا نام فارسی سے عربی میں لانا پڑا۔ معروف عرب عالم و مفتی شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی: ۱۴۲۱ھ) سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال کیا گیا۔ ہم سوال اور جواب ذیل میں نقل کرتے ہیں:

سئل فضیلة الشیخ رحمه الله: یختلف الجاموس عن البقر فی کثیر من الصفات کاختلاف الماعز عن الضأن وقد فصّل الله فی سورة الأنعام بین الضأن والماعز ولم یفصّل بین الجاموس والبقر فهل یدخل فی ضمن الأزواج الثمانیة فیجوز الأضحیة بها أم لا یجوز؟

فأجاب بقوله: الجاموس نوع من البقر والله عز وجل ذکر فی القرآن المعروف عند العرب الذین یحرّمون ما یریدون ویبیحون ما یریدون والجاموس لیس معروفا عند العرب.

(مجموع فتاوی ورسائل فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین، ج، ۲۵ ص ۳۴، سوال: ۱۷)

ترجمہ: (سوال) بھینس گائے سے کئی صفات میں مختلف ہے جیسے بھیڑ بکری سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام میں بکری اور بھیڑ کی تفصیل بیان فرمائی اور بھینس اور گائے کی تفصیل نہیں فرمائی۔ کیا بھینس بھی ان آٹھ جوڑوں (جن کی قربانی جائز ہے) میں داخل ہے پس اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بھینس گائے ہی کی نسل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صرف ان جانوروں کا ذکر فرمایا جو عربوں کے ہاں معروف تھے۔ (دور جاہلیت) میں اپنے پسندیدہ جانوروں کو حلال اور ناپسندیدہ جانوروں کو حرام قرار دیتے تھے۔ بھینس تو عربوں کے ہاں معروف ہی نہ

تھی۔(مقصد حلت وحرمت بتانا تھا نہ کہ نسلیں)

فقہ حنفی کی مایہ ناز درسی کتاب ہدایہ میں ہے:

والجواميس والبقر سواء لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته.

(الهداية: كتاب الزكاة فصل في البقر ج ١ ص ٢٠٦، مكتبه رحمانيه لاهور)

ترجمہ: بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔ کیونکہ لفظ ''بقر'' دونوں کا شامل ہے۔اس لیے کہ بھینس بھی گائے کی ایک قسم ہے۔مگر ہمارے علاقہ (مرغینان) میں لوگوں کا خیال اس طرف نہیں جاتا کیونکہ یہاں بھینس کم یاب ہے۔

درج بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ جاموس معرب لفظ ہے۔فارسی سے عربی میں یہ لفظ تبدیل ہوا۔

بھینس ائمہ لغت کی نظر میں:

(۱)......عربی ادب ولغت کے ماہر ابو منصور محمد بن احمد ازہری ہروی (المتوفٰی:۳۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں:

واجناس البقر منها الجواميس واحدها جاموس وهي من انبلها و أكرمها واكثرها البانا واعظمها اجساما.

(الزاهر في غريب الفاظ الشافعي ص ١٠١)

ترجمہ: گائے کی نسلوں میں سے جوامیس (بھینسیں) ہیں۔اس کی واحد جاموس ہے۔یہ گائے کی بہترین اور عمدہ ترین قسم ہے۔یہ گائے کی سب اقسام میں سے زیادہ دودھ دینے والی اور جسمانی اعتبار سے بڑی ہوتی ہے۔

(۲)......علامہ ابوالحسن علی بن اسماعیل المعرف بابن سیدہ (المتوفٰی ۴۵۸ھ) لکھتے ہیں:

والجاموس: نوع من البقر. (المحكم والمحيط الاعظم، ج ۷، ص ۲۸۳)

ترجمہ: جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۳)...... برہان الدین ابوالفتح ناصر بن عبد السید خوارزمی مطرزی (المتوفٰی: ۶۱۰ھ) لکھتے ہیں:

والجاموس: نوع من البقر. (المغرب فی ترتیب المعرب، ص ۸۹)

ترجمہ: جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۴)......فقیہ شہیر و محدث کبیر علامہ عبداللہ بن محمد بن احمد المعروف بابن قدامہ مقدسی حنبلی (المتوفٰی: ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

والجواميس نوع من البقر والبخاتي نوع من الإبل.

(الكافي في فقه الامام المبجل احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۲۹۲)

ترجمہ: بھینسیں، گائے کی نوع (نسل) سے ہیں اور بختی، اونٹوں کی نوع (نسل) سے۔

(۵)......لغت عرب میں امام کا درجہ رکھنے والے علامہ ابوالفضل محمد بن کرم انصاری المعروف بابن منظور افریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ) فرماتے ہیں:

والجاموس: نوع من البقر، دخيل، وجمعه جواميس، فارسي معرب، وهو بالعجمية كواميش. (لسان العرب: فصل الجيم، ج ۶، ص ۴۳)

ترجمہ: بھینس گائے کی ایک نسل ہے۔

نیز ''تاج العروس: ج ۱۵، ص ۵۱۳'' اور ''القاموس المحیط: ج ۲ص ۳۷'' پر بھی یہی مذکور ہے کہ جاموس، بقر کی ایک قسم ہے۔

بھینس مختلف مذاہب میں

(۱) مذہب حنفی

فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب ''**رد المحتار حاشية الدر المختار المعروف بحاشية ابن عابدين**'' میں ہے:

(قوله والجاموس) هو نوع من البقر كما في المغرب، فهو مثل البقر في الزكاة والأضحية والربا، ويكمل به نصاب البقر. (رد المحتار: باب زكاة الغنم، ج ۲، ص ۲۸۰)

ترجمہ: بھینس گائے کی ایک قسم ہے جیسا کہ (لغت کی مشہور کتاب) المغرب میں ہے۔ یہ زکاۃ، قربانی اور سودی معاملات میں گائے کی طرح ہے اور اس کے ذریعے گائے کا نصاب مکمل ہوتا ہے۔

(۲)مذہبِ مالکی

مؤطاامام مالک میں ہے:

قال مالک: و کذلک البقر و الجوامیس تجمع فی الصدقة علی ربهما وقال: إنما هی بقر کلها.

(موطاامام مالک، باب ماجاء فی زکاۃ البقر، رقم الحدیث:۸۹۵)

ترجمہ: اوراسی طرح گائے اور بھینسوں کوان کے مالک پر(زکاۃ کے سلسلہ میں)اکھٹا شمار کیا جائے گااور فرمایا کہ ان(بھینسوں) کاحکم بھی گائیوں والا ہے۔

(۳)مذہب شافعی

فقہ شافعی کی مشہور کتاب **المجموع لشرح المهذب** میں ہے:

فشرط المجزء فی الأضحیة أن یکون من الأنعام وهی الإبل و البقر والغنم سواء فی ذلک جمیع أنواع الإبل من البخاتی والعراب وجمیع أنواع البقر من الجوامیس والعراب

(المجموع شرح المهذب للنووی، باب الاضحیة، ج ۸، ص ۳۹۳)

ترجمہ: قربانی میں جائز قرار دیے جانے والے جانوروں میں بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ اَنعام میں سے ہوں۔ اوراَنعام میں یہ جانور داخل ہیں: اونٹ، گائے اور بکری۔اس میں اونٹ کی اقسام بختی اور عربی سب برابر ہیں اوراسی طرح گائے کی اقسام (جاموس) بھینس اور عربی گائے سب برابر ہیں۔

(۴)مذہب حنبلی

فقہ حنبلی کی مایہ ناز کتاب المغنی میں ہے:

الجوامیس من أنواع البقر کما أن البخاتی من أنواع الإبل فإذا اتفق فی المال جوامیس وصنف آخر من البقر أو بخاتی وعراب أو معز وضأن کمل نصاب أحدهما بالآخر. (المغنی لابن قدامة الحنبلی: ج ۲، ص ۴۴۴)

ترجمہ: بھینسیں گائے کی اقسام میں سے ایک قسم ہیں۔ جیسا کہ بختی اونٹ اونٹوں کی انواع میں سے ایک ہے۔ جب کسی آدمی کے پاس مال میں گائے کی دوسری اقسام کے ساتھ بھنیں بھی جمع ہوجائیں یا بختی اونٹوں کے ساتھ عربی اونٹ بھی جمع ہوجائیں یا بھیڑیں

اور بکریاں اکھٹی ہو جائیں تو ہر ایک جنس کو دوسری کے ساتھ ملا کر نصاب مکمل کیا جائے گا۔

(۵) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

و الجواميس بمنزلة البقر حكى ابن المنذر فيه الإجماع.

(مجموع الفتاوى لابن تيمية، ج ۲۵، ص ۳۷)

ترجمہ: بھینسیں گائیوں کے درجے میں ہیں۔ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۶) امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

الجواميس صنف من البقر يضم بعضها إلى بعض.

(المحلى لابن حزم زكاة البقر، ج ۶، ص ۲)

ترجمہ: بھینسیں گائیوں کی ایک قسم ہیں۔ ایک قسم کو دوسری قسم سے ملایا جائے گا۔

(۷) علامہ عبدالرحمٰن بن محمد عوض الجزیری (المتوفی: ۱۳۶۰ھ) حنفی اور شافعی مذہب کے مطابق قربانی کی شرائط میں سے لکھتے ہیں:

أما الصغير من البقر والجاموس فهو ما كان أقل من سنتين، فلا تصح بالبقر والجاموس إلا إذا بلغ سنتين وطعن فى الثالثة... وتصح بالبقر والجاموس إذا بلغ سنتين كاملتين.

(الفقه على المذاهب الاربعة، ج ۱، ص ۶۴۶)

ترجمہ: (احناف کے نزدیک) گائے اور بھینس میں کم از کم دو سال کی ہوں (تب قربانی صحیح ہے)......(شوافع کے نزدیک) گائے اور بھینس کی قربانی اس وقت صحیح ہوگی جب وہ دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہوگئی ہو۔

فقہاء کرام، ائمہ ظواہر اور ائمہ لغت کی ذکر کردہ عبارات سے معلوم ہوا کہ بھینس کوئی الگ جانور نہیں بلکہ گائے ہی کی ایک قسم ہے۔

بھینس کے نوع بقر ہونے پر اجماع:

(۱) ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

مسألة: قال: (والجواميس كغيرها من البقر) لا خلاف فى هذا نعلمه.

وقال ابن المنذر: أجمع كل من يحفظ عنه من أهل العلم على هذا، ولأن الجواميس من أنواع البقر، كما أن البخاتي من أنواع الإبل.

(المغني لابن قدامة، ج ٢، ص ٤٤٤)

ترجمہ: (بھینسیں دوسری انواع کی طرح گائیوں کی ایک نوع ہے) ہم اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ اور ابن منذر نے کہا: اہل علم میں سے ہر وہ شخص جس کا علم محفوظ کیا جاتا ہے، اس پر اجماع کر چکا ہے، نیز بھینس گائے کی ایک نوع ہے جس طرح بختی اونٹ اونٹوں کی ایک نوع ہے۔

(۲) ابن منذر رحمہ اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر.

(الاجماع لابن المنذر كتاب الزكاة، ص ٤٤)

ترجمہ: علماء اس بات پر متفق ہیں کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔

(۳) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والجواميس بمنزلة البقر حكى ابن المنذر فيه الإجماع.

(مجموع الفتاوى لابن تيمية، ج ٢٥، ص ٣٧)

ترجمہ: بھینسیں گائیوں کے درجے میں ہیں۔ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۴) مشہور عرب عالم علامہ ڈاکٹر وہبہ بن مصطفیٰ ذحیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واتفق الفقهاء عملاً بحديث معاذ رضى الله عنه على أن أول نصاب البقر ومثله الجاموس ثلاثون.

(الفقه الاسلامی وادلته (الشامل للأدلة الشرعية والآراء المذهبية وأهم النظريات الفقهية وتحقيق الأحاديث النبوية وتخريجها)، زكاة البقر، ج ٣، ص ١٩٢٤)

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے سب فقہاء اس پر متفق ہیں گائے کا نصاب اور اسی طرح بھینس کا نصاب تیس ہے۔

(۵) اسلامی فقہ کے عظیم مجموعہ ''الموسوعة الفقهية'' میں ہے:

والبقر نوعان: البقر المعتاد والجواميس. (الموسوعة الفقهية الكويتية: ج ۲۳، ص ۲۵۹)

ترجمہ: گائے کی دو اقسام ہیں: (۱) گائے مشہور۔ (۲) بھینس۔

(۶) اس مجموعہ میں ج ۵ ص ۸۱ پر قربانی صحیح ہونے کی شرائط کے تحت لکھا ہے:

النوع الأول: شروط الأضحية فى ذاتها (الشرط الأول) وهو متفق عليه بين المذاهب: أن تكون من الأنعام وهى الإبل عرابا كانت أو بخاتى والبقرة الأهلية ومنها الجواميس.

ترجمہ: شرائط قربانی کی پہلی قسم ان شرطوں کے متعلق ہے جو خود قربانی کے جانوروں کی ذات میں ہے۔ پہلی شرط جو تمام مذاہب میں اتفاقی ہے: یہ کہ قربانی انعام (مویشی) جانوروں سے ہو اور انعام میں اونٹ بھی شامل ہے چاہے عربی ہو یا فارسی، اور گھریلو گائے بھی شامل ہے اور گھریلو گائے میں بھینس بھی شامل ہے۔

ائمہ لغت، ائمہ فقہاء اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بھینس گائے ہی کی قسم ہے اور اس کی قربانی جائز ہے۔ بھینس کی قربانی کا انکار اجماعِ امت کا انکار ہے جو سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّه مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِيرًا (النساء:۱۱۵)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی تحریر فرماتے ہیں:

''اس آیت سے علماء کرام بالخصوص امام شافعی رحمہ اللہ نے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے، یعنی جس مسئلے پر امت مسلمہ متفق رہی ہو وہ یقینی طور پر برحق ہوتا ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں۔'' (آسان ترجمہ قرآن: ج ۱ ص ۲۹۷)

حدیث شریف میں ہے:

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبدا ويد الله على الجماعة فمن شذ شذ فى النار
(المستدرک على الصحيحين للحاكم الشهيد، رقم الحديث: ۳۹۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت (امتِ محمدیہ) کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ جو (اجماع) کا) اختلاف کر کے علیحدگی اختیار کرے گا آگ میں ڈالا جائے گا۔

حق واضح ہونے کے بعد بھی اگر کوئی عناد کی وجہ سے ''سبیل المؤمنین'' سے روگردانی کرے گا تو عظیم جرم کا مرتکب ہو کر سنگین نتائج کا سامنا کرے گا۔ **اعاذنا الله منه**

گھر کی شہادت:

ذیل میں ہم بھینس کی قربانی کے مانعین کی ہی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے بھی بھینس کی قربانی جائز قرار دی۔

(ا) مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم جن کا شمار مسلکِ اہلِ حدیث کے کبار علماء میں ہے ان سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال ہوا:

سوال: بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث سے کیا دلیل ہے؟ اور اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں **قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا....** الخ ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے۔ بھینس ان میں سے نہیں (یعنی بھینس حلال ہے۔ از ناقل) اس کے علاوہ عرب کے لوگ بھینس کو بقر گائے میں داخل سمجھتے ہیں۔

تشریح:.....اگر اس کو جنسِ بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے **كما فى الهداية** یا **عموم بهيمة الانعام** پر نظر ڈالی جائے حکمِ جوازِ قربانی کے لیے علت کافی ہے۔

(فتاوی ثنائیہ: باب پنجم، کتاب الحج ومسائل قربانی، ج ا ص ۸۱۰، ادارہ ترجمان السنہ لاہور ۱۹۷۲ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے اپنے اس فتویٰ میں فقہ حنفی کی معتبر و مستند درسی کتاب ''ہدایہ'' کا بھی حوالہ دیا ہے۔اور ہدایہ میں بھینس کا نوعِ بقر ہونا واضح لکھا ہے:

والجواميس والبقر سواء لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته.

(الہدایۃ: کتاب الزکاۃ فصل فی البقر، ج۱ص ۲۰۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۲) مولانا علی محمد سعیدی مرتب فتاویٰ علمائے حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کے مذکورہ فتویٰ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ بھینس کو ''**بهية الانعام**'' میں شمار کرنا قیاس نہیں ہے۔قرآنی نص ''**بهية الانعام**'' کا لفظ عام ہے۔جس کے لیے کئی افراد ہیں۔گائے، بکری بھینس بھی ''**بهية الانعام**'' کا فرد ہے۔''**بهية الانعام**'' کی قربانی منصوص ہے تو بھینس کی قربانی بھی نص قرآنی سے ثابت ہے۔رہی یہ بات کہ سنت رسول، سنت صحابہ نہیں تو جواز کو مانع نہیں.... خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے تاہم بھینس بھینسا کی قربانی بھی جائز اور مشروع ہے اور ناجائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں۔

(فتاویٰ علمائے حدیث: باب قربانی، ج ۱۳ص ۳۷و۴۷، مکتبہ سعیدیہ خانیوال، ۱۴۰۶ھ)

(۳) قاضی محمد عبداللہ ایم۔اے ایل۔ایل بی خانپوری ایک سوال کے جواب کے تحت لکھتے ہیں:

پس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ:

۱:......بھینس مسلمہ طور پر گائے کی ایک قسم ہے۔اس لیے ہر دو کا حکم ایک ہی ہے۔

۲:......بھینس گائے سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے اور جسامت بھی عام گائے سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور اس سے نفع بمقابلہ عام گائے کے زیادہ ہے۔اس لیے اس میں ثواب بھی زیادہ ہے۔

۳:......کم از کم بھینس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

هذا ما عندى والله اعلم با الصواب

(ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور، جلد ۲۰، شمارہ ۴۲، ۴۳، ج ۱۰)

(۴) مولانا امین اللہ پشاوری **أما أدلة حل الاضحية بـه فـنـقـول هي كثيرة**

(بھینس کی قربانی کے جائز ہونے کے دلائل بہت زیادہ ہیں) کےعنوان کےتحت لکھتے ہیں:

ذکر الله لفظ البقر فی کتاب فکل حیوان یسمی بقرا فی اللغة العربیة فحکمه حکم البقر فی جمیع الأشیاء من الحل والأضحیة به و شرب لبنه واکل لحمه والزکاة فیه.

فکما یطلق لفظ البقر فی اللغة العربیة علی البقرة السوداء والبیضاء والصفراء وغیرها من جمیع انواعها و حکم الجمیع واحد فکذلک البقر یطلق علی الجاموس وعلی البقرة المتولدة من الابرة الصناعیة وعلی جمیع انواعها فحکم الکل واحد ومن ادعی أن الجاموس لا یدخل تحت لفظ البقر فعلیه الدلیل.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لفظِ ''بقر'' کا تذکرہ فرمایا ہے۔لہٰذا ہر وہ جانور جسے عربی میں بقر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے،اس پر تمام احکام بقر والے جاری ہوں گے۔مثلاً حلال ہونا،قربانی،دودھ کا استعمال،گوشت کا استعمال اور زکاۃ کی ادائیگی۔

تو جس طرح عربی زبان میں لفظ ''البقر'' کالی،سفید،زرد اور دیگر رنگوں سے تعلق رکھنے والی گائیوں کی تمام اقسام پر بولا جاتا ہے اور ان سب کا حکم ایک جیسا ہے۔اسی طرح یہ لفظ (بقر) بھینس اور ٹیکے سے پیدا ہونے والی ہر طرح کی گائیوں پر بھی بولا جاتا ہے۔لہٰذا سب کا حکم برابر ہے۔

مولانا امین اللہ پشاوری قرآن وحدیث سے مزید دلائل ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

فلما دخل الجاموس فی مسمی البقر لغة دخل فی حکم البقر شرعا فثبت حل اضحیته بالکتاب والسنة الصحیحة ولا یقال: ان هذا قیاس اولیس بصریح کما یتفوه بذلک بعض الجهال الذین لا یعرفون طریقة الاستدلال من الکتاب والسنة ولا یعرفون عرفهما ولا یعلمون بقوا عدهما وهذا الدلیل وحده یکفی للبصیر العاقل دون الجاهل العاطل.

(فتاوی الدین الخالص: افحام الجاسوس فی ادلة حل الجاموس، ج ٦، ص ٣٩٥، مکتبه محمدیه، پشاور)

ترجمہ: (جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ) لغت میں لفظ ''البقر'' الجاموس کو بھی شامل ہے تو

شرعاً بھی اس کا یہی حکم ہوگا۔ لہٰذا اس کی قربانی کا ثبوت قرآن مجید اور سنتِ صحیحہ سے مل گیا۔ اب اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ یہ قیاسی مسئلہ ہے یا صراحت کے ساتھ ثابت نہیں۔ جیسا کہ اس طرح کی باتیں کچھ جاہل قسم کے لوگوں سے سنی جا رہی ہیں جو قرآن وسنت سے استدلال کے طریقوں سے نابلد، ان کی معرفت سے نا آشنا اور ان کے قواعد سے ناواقف ہیں۔ عقل وبصیرت رکھنے والوں کے لیے ایک ہی دلیل کافی ہے، جاہل اور بے کار لوگوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

مولانا امین اللہ پشاوری کے مذکورہ بالا فتویٰ میں ذرا بھی ابہام باقی نہیں رہا۔

انہوں نے صاف الفاظ میں بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا اور مانعین کو قرآن وسنت سے نا آشنا اور جاہل و بے کار قسم کے الفاظ سے گردانا۔

ہر وہ حدیث جس میں بقر کا ذکر ہے، وہ حدیث بھینس کی حلت اور قربانی کی دلیل بھی ہے کیونکہ بھینس ہندی گائے ہے بلکہ گائیوں کی اعلیٰ قسم ہے۔ ایسی کئی روایات مل سکتی ہیں جن میں ''بقر'' کا ذکر موجود ہے۔ واضح رہے کہ بعض روایات میں لفظ ''جاموس'' کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(۱)عن علی رضی الله عنه الجاموس تجزء عن سبعة فی الأضحية.

(الفردوس بماثور الخطاب (مسند الفردوس للدیلمی)، رقم الحدیث: ۲۶۵۰)

یہ روایت سنداً تو موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔

''تیسیر مصطلح الحدیث'' میں حدیث ''موقوف'' کے تحت مرقوم ہے:

هو ما نسب او اسند الی صحابی او جمع من الصحابة سواء کان هذا المنسوب الیهم قولا او فعلا او تقریرا و سواء کان السند الیهم متصلا او منقطعا..... هناک صور من الموقوف فی الفاظها وشکلها لکن المدقق فی حقیقتها یری انها بمعنی الحدیث المرفوع، لذا اطلق علیها العلماء اسما لمرفوع حکمًا ای انها من الموقوف لفظًا المرفوع حکمًا.

(تیسیر مصطلح الحدیث: المطلب الثالث، الموقوف، ۱۱۰ و ۱۱۱، مکتبة البشری)

(۲)عن الحسن (البصری) انه کان یقول: الجوامیس بمنزلة البقر

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزکاة، باب فی الجوامیس تعد فی

الصدقة، رقم الحديث (۱۰۸۴۸)

(۳)عن الثوری عن یونس قال فی ثلاثین تبیعة وفی کل أربعین مسنة ..... وتحسب الجوامیس مع البقر.

(مصنف عبدالرزاق، باب البقر، رقم الحدیث: ٦٨٥١)

(۴)روی هشام عن ابن سیرین قال: اشتکی رجل، فوصف له لبن الجوامیس فبعث إلی عبد الرحمن بن أبی بکرة: أن ابعث إلینا بجاموسة فبعث إلیه بتسع مائة جاموسة فقال: إنما أردت واحدة. فبعث إلیه أن اقبضها کلها. ورویت هذه الحکایة لأخیه الأمیر عبید الله، وذلک أشبه.

(سیر اعلام النبلاء، ج ۴، ص ۴۱۲)

درج بالا روایات سے معلوم ہوا کہ عہد صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم میں بھینس کا وجود تھا اور وہ اس کا دودھ اور گوشت استعمال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے تو واضح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے قربانی میں بھینس کو سات آدمیوں کی طرف سے کافی سمجھا۔

سرِ دست ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔ والله تعالیٰ ولی الهدایة والتوفیق ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظیم اللهم أرنا الحق حقًّا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه، اٰمین وصلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمّدٍ وعلیٰ اٰله واصحابه و اهل بیته اجمعین. فقط

محمد زعفران ہزاروی
رفیق دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

بندہ نے یہ مضمون بغور پڑھا۔ ماشاءاللہ تعالیٰ اپنے موضوع پر مدلل اور جامع ومفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے اور مضمون نگار عزیز مولوی محمد زعفران سلّمہٗ کی سعی کو قبول فرماویں، مزید مفید دینی خدمات کی توفیق دیں۔ آمین

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ
دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا
۱۸/ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ

(ماخوذ رسالہ الحقانیہ، ج ۱٦، شمارہ نمبر ۸۔۱۲، ص ۱۴۹ تا ۱٦۴)